محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عن عبداللہ بن مُغفّلٍ قالَ جاءَ رجُلٌ إلى النّبيّ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم، فقالَ إنّي لأُحِبُّكَ قالَ انظُر ما تقولُ؟ فقالَ واللهِ إنّي لأُحِبُّكَ، ثلاثَ مرّاتٍ۔ قالَ إن كنتَ صادِقاً فأعِدَّ للفقرِ تِجفافاً، الفقرُ أسرعُ إلى من يُحِبُّني من السّيلِ إلى مُنتهاهُ۔

وفي روايةٍ إنّ الفقرَ إلى من يُحِبُّني منكُم أسرعُ من السّيلِ من أعلى الوادي

(جامع ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، اور عرض کیا۔ (یا رسول اللہ!) میں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا جو کچھ تم کہہ رہے ہو، اس پر غور کر لو۔ اس شخص نے تین بار پھر کہا۔ خدا کی قسم میں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ یہ سن کر آنحضرت نے اس سے فرمایا، اگر تم اپنی اس بات میں سچے ہو تو (مجھ سے محبت کے بعد) جو تمھیں فقر لاحق ہوگا (اور اس کی وجہ سے جو تمھیں تکلیفیں پہنچیں گی، اس سے محفوظ رہنے کے لیے) لوہے کا ایک جھول تیار کر لو، کیوں کہ مجھ سے محبت رکھنے والے کی طرف فقر اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ آتا ہے، جیسا کہ رکا ہوا پانی نشیب کی طرف جاتا ہے۔

ایک روایت میں یہ لفظ ہیں کہ تم میں سے جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے، اس کی طرف فقر اس سے بھی زیادہ تیزی سے آتا ہے، جیسا کہ وادی کی بلندی سے پانی نشیب کی طرف جاتا ہے۔

بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے ساتھ محبت و الفت، ایمان و اسلام کی اوّلین اور بنیادی شرط ہے۔ لیکن آپ سے محبت صرف اس بات کا نام نہیں کہ انسان زبان سے محبت محبت کی گردان کرتا رہے یا مجلس میں آپ کا اسمِ گرامی لیا جائے تو ہاتھ کی انگلیوں کو چومنا شروع کر دے، آنحضرت سے اصل محبت یہ ہے کہ آپ کی اتباع کی جائے، جن چیزوں کے کرنے کا آپ نے حکم دیا ہے، ان پر عمل کیا جائے اور جن چیزوں سے روکا ہے، ان سے بچا جائے۔ یعنی محض زبانی محبت کافی نہیں ہے، بلکہ اصل محبت وہ ہے جو دل کی گہرائی اور مسلسل عمل سے کی جائے۔ پھر جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت رکھے گا، اسے بلاشبہ مالی

اور بدنی تکلیفیں بھی اٹھانا پڑیں گی۔ جتنی آپ سے زیادہ محبت ہوگی، اتنا ہی تکلیفوں میں اضافہ ہوگا۔ لہٰذا محبت کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ ان متوقع تکلیفوں سے اپنے لیے حفاظت کا سامان تیار کرلے۔ اس کے لیے آنحضرتؐ نے " تجفاف " کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ تجفاف لوہے کے اس جھول کو کہتے ہیں جو لڑائی کے موقع پر گھوڑے کی حفاظت کے لیے اس کے اوپر ڈالا جاتا ہے۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت رکھنے والے کے لیے ضروری ہے کہ اس قسم کی زندگی بسر کرے، جیسی آنحضرتؐ بسر کرتے تھے اور وہی انداز و اسلوب پسند کرے جو آنحضرتؐ کا تھا۔ ظاہر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر موقع پر دوسروں کا خیال رکھتے تھے۔ بھوکے کو کھانا کھلانا، جس کے پاس کپڑے نہیں اس کو کپڑے دینا، ضرورت مند کو ضرورت کی چیزیں مہیا کرنا، پیدل کو سواری عنایت کرنا، غریب کی مدد کرنا، پیاسے کو پانی پلانا، اپنا کام چھوڑ کر دوسرے کے کام آنا، کمزور کی حمایت کرنا، محتاج کی حاجت پوری کرنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بنیادی اوصاف اور شب و روز کے معمولات تھے۔ جو شخص آپؐ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے، اس کے لیے آپ کے ان اوصاف اور معمولات کو اپنانا ضروری ہے۔ اُسے اپنا وقت خرچ کرکے اور نقصان اٹھا کر دوسرے کے کام آنا چاہیے۔ خود بھوکا رہے اور دوسرے کو روٹی دے، اپنا سامان دوسرے ضرورت مند کے حوالے کردے اور خود بے سرو سامان ہوجائے، اپنی سواری دوسرے کو دے دے اور خود پیدل چلے، اپنا کام چھوڑ کر مصیبت زدہ کے ساتھ جائے اور اس کا کام کرائے۔ اس سے لازماً اپنا وقت خرچ ہوگا، اس کا اپنا سامان دوسرے ضرورت مند کے پاس جائے گا، اس کے مال و اسباب میں کمی واقع ہوگی، اس کا کاروبار متاثر ہوگا اور آمدنی گھٹے گی۔ یہی مطلب ہے فقر کا۔!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ کا فرمان یہ ہے کہ مجھ سے محبت کا نتیجہ تو کچھ تکلیفیں، کچھ پابندیاں اور کچھ فقر وفاقہ ہے، اسے برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے، پھر دعوئ محبت کرنا چاہیے۔ آپ کی محبت و اطاعت کے سلسلے میں جو مالی اور بدنی مشکلات پیش آئیں، انھیں صبر و تحمل اور استقلال و استقامت سے انگیز کرنا چاہیے۔ جس طرح گھوڑے کو میدانِ جنگ میں لے جاتے وقت آپ اس پر لوہے کا جھول ڈال دیتے اور اسے خطرات سے حتی الامکان محفوظ کرلیتے ہیں، اسی طرح آنحضرتؐ کی محبت و اطاعت کے نتیجے میں مسلمان کو جو مشکلات پیش آئیں، ان سے بالکل نہ گھبرائے، بلکہ ان کا ایک بہادر انسان کی طرح مقابلہ کرے۔

اس حدیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دم بھرے گا وہ

تقبیل کا شکار ہو جائے گا، اور اس طرح محبانِ رسول اور صحیح مسلمان فقیروں اور محتاجوں کا ایک ٹولہ بن جائیں گے۔
ماحصل یہ ہے کہ مسلمان اور محبِ رسول کو وہی اسلوبِ حیات اختیار کرنا چاہیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند اور محبوب تھا اور اس کے وہی معمولات ہونے چاہئیں جو آنحضرت کے تھے، اسی طرح اپنا کام ہر وقت حرج کر کے دوسروں کے کام آنا اور ان کی ضروریات پوری کرنا چاہیے جس طرح آنحضرت کرتے تھے۔ لازماً اس سے اپنے ذاتی کام پر اثر پڑے گا اور فقر و فاقہ تک بھی نوبت پہنچ جانے کا امکان ہے۔ اگر کسی وقت ایسے حالات پیدا ہو جائیں تو ان کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے اور ان کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا طریقہ یہی ہے، ورنہ آپ سے محبت یہ نہیں ہے کہ خود تو پیٹ بھر کر کھا لیا، مگر پڑوسی بھوکا ہے، اس کا کوئی خیال نہ کیا، خود عمدہ سے عمدہ لباس زیب تن کر لیا، مگر جو غربت کی وجہ سے عریانی کا شکار ہیں، ان کو کبھی کچھ نہ دیا، خود اونچے اونچے محلوں اور وسیع بنگلوں میں رہتے ہیں مگر جھگروں اور جھونپڑوں میں گزر بسر کرنے والوں کی کوئی پروا نہیں۔ یہ اندازِ زندگی نہ آنحضرت سے محبت کا غماز ہے، نہ آپ سے کسی قسم کے تعلقِ خاطر کا عکاس۔ !

آنحضرتؐ سے محبت یہ ہے کہ دوسرے کی مشکلوں کا احساس کرے اور انھیں رفع کرنے کے لیے کوشاں ہو، اس ضمن میں بے شک وقت اور روپے کی قربانی بھی دینا پڑے۔ دوسرے کی ہمدردی کے لیے اپنے آپ کو اس طرح وقف کر دے کہ خود اپنی زندگی اگر تکلیف و مصیبت اور فقر و فاقہ کا ہدف بن جاتی ہے تو کوئی پروا نہ کرے۔ دوسرے کی مصیبت اس کے لیے باعثِ مصیبت اور دوسرے کا غم اس کے لیے باعثِ غم ہو۔

یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچی محبت اور قلبی لگاؤ۔ اس کے بغیر دعوئ محبت کسی گنتی شمار میں نہیں ہے۔